عن ابن مسعود رضہ قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیه الفتنة الحدیث رواه رزین

چون استنان بسنن سابقین، که دال ست بر اثر مذکور منقول از صحابی اوثق اصدقین

موقوف ست بر تدوین سیر این جماعت عاشقین، خواه از سلف باشند خواه از لاحقین

لعموم العلة لهما وان کانت الصحابة المذکورون فی آخر الحدیث فیهم من الفائقین، رساله

امیر الروایات
فی
حبیب الحکایات
مع حاشیه
شریف الدرایات

که روایت کرده شده است از ثقات الناطقین، حاکی بود از احوال و اقوال طائفه خاصه

از صادقین، فی دین الله احسن الخالقین، رفقا بالطالبین الموافقین، و وفاقا

للراغبین المرافقین، باهتمام محمد عثمان المفتقر الی ربه خیر الرازقین

در محبوب المطابع طبع کرده شد و از کتب خانه فقیر کلاں دریبه دہلی شائع نموده شد

عه ونعظ اولئک اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم

قولہ کیفیت سلب کرلی **اقول** اس سلب کی حقیقت جیسا احقر نے حضرت مولانا گنگوہی سے سنی ہے یہ ہے کہ معمول کے قوی اور اکیہ وعلیہ میں ایسا تصرف کیا جاتا ہے جس سے اسمیں غباوت پیدا ہوجاتی ہے باقی کمال وقرب کو کوئی زائل نہیں کرسکتا اھ احقر کہتا ہے کہ ایسی غباوت کسی مرض یا کسی دوا وغیرہ کے غلبہ سے بھی پیدا ہوسکتی ہے اور اس سے فی نفسہ کوئی ضرر بھی نہیں گو لذت کی کمی سے قلق ہوتا ہے البتہ بواسطہ اس لئے گاہے مضر ہوجاتا ہے کہ وہ سبب ہوجاتا ہے نشاط کی کمی کا اور وہ مفضی ہوجاتی ہے تقلیل فی الاعمال کی طرف اسی لئے جہاں ایسا احتمال ہو وہاں یہ تصرف حرام ہے اور جہاں کیفیات نفسانیہ کا غلبہ مخل ہو ضروریات واجبہ دنیویہ یا دینیہ میں وہاں یہ تصرف طاعت ہے اور جہاں محض مصلحت مباحہ ہو وہاں مباح ہے جیسا اس قصہ میں ہوا (**ش ت**)

(۱۴۱) خانصاحب نے فرمایا کہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ شاہی خاندان سے تھے اور عالمگیر کے خالہ زاد بھائی تھے انکے والد کا نام مرزا جانی تھا اور مرزا صاحب کا نام جان جاناں عالمگیر نے رکھا تھا انکی شہادت کا واقعہ یہ ہے کہ دہلی میں نجف خان رافضی کا تسلط تھا اور رافضی اسوقت زور شور پر تھے اتفاق سے دو رافضی مرزا صاحب کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ شیخین کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا میرا کیا منہ ہے کہ میں انکی نسبت کچھ کہہ سکوں انکی نسبت تو خدا فرماتا ہے والسابقون الاولون الخ اسپر انھوں نے کہا کہ وہ نزول آیت کے وقت بیشک ایسے ہی تھے اسلئے خدا نے ایسا فرمادیا۔ اور بعد کو انکی حالت بدل گئی اور اس معاملہ میں خدا کو بدا ہوا ہے اسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ ایسے احمق خدا کو میں نہیں مانتا جسکو یہ بھی خبر نہ ہو کہ شیخین نعوذ باللہ مرتد ہوجاوینگے اور وہ ان کو خوشنودی کا بھی پروانہ دیدے اور ان سے جنت کا بھی وعدہ کرلے ایسا خدا رافضیوں کا خدا ہے اسپر انھوں نے بندوق ماردی جو مرزا صاحب کے سینہ میں لگی۔ بندوق ایسے انداز سے لگی کہ مرزا صاحب کا فوراً انتقال نہیں ہوا بلکہ وہ سخت زخمی ہوگئے شاہ عالم کو جب علم ہوا تو عیادت کے لئے آئے اور پوچھا کہ مرزا صاحب کیسا مزاج ہے آپ نے فرمایا کہ بندوق لگی ہے سو اسکی تو چنداں تکلیف نہیں کیونکہ یہ سینہ پہلے ہی سے چھلنی تھا۔ ہاں

۱۴۵